قرآنی آیات کے بعض اہم اشاریے۔ایک تعارف

عبدالعظیم اصلاحی

کسی موضوع سے متعلق کم سے کم وقت میں زیادہ سے زیادہ معلومات کی تلاش وجستجو کے لئے اشاریہ ایک سہل اور مفید وسیلہ ہے یہی وجہ ہے کہ عہد حاضر میں اس کی طرف غیر معمولی توجہ کی گئی ہے۔قرآن مجید سے متعلق تین طرح کی اشاریے دستیاب ہیں۔

اول :۔قرآنی الفاظ یا مفردات کے وہ اشاریے جن میں ان کے معانی ومطالب کی شرح ہو۔ان کو ہم قرآنی لغت یا قاموس القرآن بھی کہہ سکتے ہیں۔اگر ایسے قاموس میں صرف منتخب اور مشکل الفاظ کی تشریح ہوتو اس کو قاموس القرآن کے بجائے معجم غریب القرآن یا صرف مفردات القرآن کہنا مناسب ہوگا۔خاص طور پر اگر ان کی ترتیب میں حروف تہجی کا لحاظ نہیں رکھا گیا ہے اور نہ ان کے تمام مواقع کی نشاندہی کی گئی ہے۔ایسی صورت میں ان پر اشاریہ کا انطباق درست نہیں ہوگا۔اس فن کی بنیاد اسلام کی ابتدائی صدیوں میں مسلم علماء نے رکھی اور تب سے ابتک اس میدان میں کافی کام ہو چکا ہے۔

دوم :۔ قرآن کا موضوعاتی اشاریہ یعنی ایک موضوع سے متعلق تمام قرآنی آیتوں کو یکجا پیش کرنا اور ان کے مقامات کی نشاندہی بھی کرنا۔اس کا آغاز فرانسیسی مستشرق جول لابوم (Jules La Beaume) نے کیا۔اس کی کتاب کا ترجمہ مصری عالم محمد فواد عبدالباقی (متوفی ۱۹۶۸ء) نے معجم تفصیل آیات القرآن الحکیم کے عنوان سے ۱۹۲۴ میں پیش کیا تھا۔اب اس طرح کے متعدد موضوعاتی اشاریے ترتیب پا چکے ہیں۔ مسلمان علماء نے جو تصانیف احکام القرآن کے نام

سے ماضی میں پیش کی ہیں وہ بھی ایک طرح کی موضوعاتی تصانیف ہی ہیں لیکن انہوں نے اپنا دائرہ کار صرف احکام سے متعلق آیات تک محدود رکھا اس لئے انہیں موضوعاتی اشاریہ نہیں کہا جا سکتا۔ مزید یہ کہ اس میں حروف تہجی کے بجائے قرآنی سورتوں کی ترتیب کی پیروی کی گئی ہے۔

سوم:۔ قرآن سے متعلق اشاریہ کی تیسری قسم قرآنی آیات کے اشاریہ سے متعلق ہے جس کا مقصد کسی آیت کی تلاش یا آیتوں میں آئے کسی لفظ کو تلاش کرنا ہوتا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قوت حافظہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا عطیہ ہے۔ اور کوئی چیز اس کا مکمل بدل نہیں ہو سکتی۔ حفظ قرآن اور قرآنی آیات کے برمحل اور بروقت پیش کر دینے کی صلاحیت کو سیرت نگار اور تذکرہ نویس کسی عالم کی قابل ذکر صفات میں شمار کرتے رہے ہیں۔ چونکہ ہر عالم حافظ قرآن نہیں ہوتا اور ہو بھی تو ہر وقت ایک طرح کی تمام آیتوں کا استحضار ضروری نہیں ہے۔ پھر مستشرقین کے لئے تو حفظ قرآن کا کوئی محرک ہی نہیں اس لئے الفاظ قرآنی کے استعمالات، ان کے امثلہ اور ان سے استنباط حکم کے لئے اور قرآنیات پر کام کرنے کے لئے ضرورت تھی کہ آیات کو آسانی سے اور یکجا تلاش کرنا ممکن ہو سکے۔ اس ضرورت کا احساس اور اس کی تکمیل کا سامان سب سے پہلے ایک جرمن مستشرق فلوجیل گستاف (متوفی ۱۸۷۰ء) نے کیا چنانچہ اس نے قرآنی آیات کا ایک اشاریہ مرتب کیا۔ ایک نمونہ سامنے آجانے کے بعد اس میدان میں تصانیف کا ایک سلسلہ شروع ہو گیا۔ مختلف ضرورتوں کو پیش نظر رکھ کر اور خوب سے خوب تر کی تلاش میں اب تک اس فن پر ایک درجن سے زائد تصنیفات منظر عام پر آچکی ہیں۔ اس مضمون میں انہی کتابوں کا ایک مختصر تعارف پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

۱۔ نجوم الفرقان فی اطراف القرآن

مرتب : گستاف فلوجل (Gustav Flugel)

لائبزغ (Leipzig) ۱۸۴۲

اس فن میں بلا اختلاف سب سے پہلی اور جامع کتاب 'نجوم الفرقان فی اطراف القرآن ' ہے جسے مشہور جرمن مستشرق فلوجل نے مرتب کیا۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۸۴۲ میں شائع ہوئی۔ اس فن میں لکھنے والے بعد کے مولفین نے اپنی کتابوں کی بنیاد فلوجل کے اسی اشاریہ پر رکھی ہے۔ لیکن فلوجل کے اشاریہ کی ایک بڑی خامی یہ ہے کہ اس نے بہت سے الفاظ کے مادوں کی تعیین میں غلطی کی ہے۔ مثال کے طور پر اس نے 'واثــــرن ' کو اث ر کے تحت لکھا ہے جب کہ اس کا مادہ ث ور ہے۔ فلوجل نے آیات کے نمبر کے لئے ایک مصحف طبع کرایا جس کی ترقیم عام مصاحف سے مختلف ہے۔ اس وجہ سے بھی اس کی افادیت کم ہوگئی ہے۔ اگرچہ فلوجل نے قرآن کے تمام کلمات درج کئے ہیں لیکن کسی متلاشی کے لئے صرف ایک کلمہ کے ذریعہ مطلوبہ آیت کا پالینا آسان نہیں ہے جب تک اس کے آگے پیچھے کے کلمات بھی درج نہ ہوں کیوں کہ ایک لفظ قرآن میں بہت سی جگہوں پر استعمال ہوا ہے۔ مطلوبہ آیت کے لئے ہر اس آیت کو تلاش کر کے دیکھنا جس میں وہ لفظ آیا ہے کہ آیا مطلوبہ آیت وہی ہے بہت ہی تھکا دینے والا عمل ہے۔ حالانکہ اشاریہ کا اصل مقصد ہی یہ ہوتا ہے کہ بغیر کسی زحمت اور مشکل کے مقصود تک رسائی ہو جائے۔

۲۔ دلیل الحیران فی الکشف عن آی القرآن

مرتب : الحاج صالح ناظم

المطبعہ الحمیدیۃ المصریۃ، مصر، ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۳ء

مرتب نے اس اشاریہ کا نام فارسی میں ''ترتیب زیبا'' رکھا تھا اور اسی نام سے آستانہ سے ۱۲۸۴ھ میں شائع ہوا تھا۔ اس کے بعد مصر سے ابراہیم بک رمزی نے دلیل الحیران فی الکشف عن آی القرآن کے نام سے شائع کیا۔ پیش نظر نسخہ اس کی تیسری اشاعت ہے جسے مصطفی البابی الحلبی نے اسی عربی نام سے شائع کیا ہے۔ اس سے استفادہ کے لئے ضروری ہے کہ آیت کا پہلا کلمہ یاد ہو جس کی ہمیشہ اور ہر شخص سے امید نہیں رکھی جاسکتی اس لئے اس سے استفادہ مشکل اور محدود ہو کر رہ

گیا ہے، اسی دشواری کی وجہ سے بعد کے مرتبین نے کلیدی کلمہ یا مادہ کو اشاریہ کی بنیاد بنایا ہے اور اب ان کی موجودگی میں اس کتاب کی حیثیت محض تاریخی ہو کر رہ گئی ہے۔

۳۔ مصباح الاخوان لتحری آیات القرآن

مرتب : حافظ یحییٰ حلمی ابن حسین قسطمونی

محمود بک مطبعہ، سندہ، ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء

کتاب کے شروع میں ترکی زبان میں مقدمہ ہے جس میں سلطان عبدالحمید خاں ثانی کی ستائش ہے جن کے عہد میں کتاب کی ترتیب وہ طباعت انجام پائی۔ مادہ کے اعتبار سے حروف تہجی کے مطابق ترتیب ہے۔ الفاظ کے نیچے صرف سورتوں اور آیتوں کے نمبر دیئے گئے، ہیں اور ان میں فرق ہندسوں کی باریکی اور موٹائی سے کیا گیا ہے اور ان کے درمیان فصل کا ما (٠) اور تقسیم کے نشان (٫) سے کیا گیا ہے جس سے ضخامت بڑی حد تک کم ہوگئی ہے مگر یہ انداز قاری کے لئے بڑا زحمت طلب ہے اور اس سے استفادہ خاصا دشوار ہے۔

۴۔ فتح الرحمن لطالب آیات القرآن

مرتب : علمی زادہ فیض اللہ الحسنی المقدسی

المطبعۃ الاہلیۃ، بیروت، ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۵ء

اس کتاب کا سن اشاعت بھی قریب قریب وہی ہے جو مذکورہ بالا کتاب کا ہے۔ مرتب نے آستانہ سے شائع ہونے والے قرآنی آیات کے اشاریہ ''ترتیب زیبا'' کو بڑی حد تک سامنے رکھا ہے لیکن ترتیب زیبا کی اس بڑی خامی کو دور کر دیا ہے کہ اس سے فائدہ اٹھانے والے کے لئے آیت کے شروع کا حصہ یاد ہونا چاہئے جس کے لئے حافظ قرآن ہونا ضروری ہے اور حفاظ کو اس طرح کے اشاریہ کی کم ہی ضرورت پڑتی ہے۔ چنانچہ علمی زادہ نے بجائے آیت کے شروع کے الفاظ لکھنے کے اس کے کلیدی لفظ کو لیا ہے اور اس کے مادہ کے حروف تہجی کے اعتبار سے ترتیب دیا ہے۔

علمی زادہ نے ادوات اور غیر منصرف مقامات سے بھی صرف نظر کیا ہے کیونکہ ان کے خیال میں ان کی تلاش کسی کلیدی مشتق کلمہ سے وابستہ ہوگی۔ تنہا ان کی تلاش کی ضرورت شاید ہی کسی کو ہو۔ مثلاً کسی کو آیت " تلك اذن قسمة ضيزى " کی تلاش ہوگی تو وہ 'اذن' یا تلك کے ذریعہ اسے تلاش نہیں کرے گا بلکہ "قسمة' یا' ضيزى ' کے ذریعہ دیکھے گا اسی طرح جب کوئی مکمل آیت ایک سے زائد مقامات پر آئی ہے تو صرف ایک بار مکمل آیت لکھ کر باقی مقامات کے حوالے دینے پر اکتفا کیا گیا ہے تا کہ کتاب کی ضخامت زیادہ نہ بڑھے۔ مؤلف اپنی اس کوشش میں بڑی حد تک کامیاب ہیں۔

۵۔ المعجم المفهرس لالفاظ القرآن

محمد فؤاد عبد الباقی

دار الفکر، بیروت، (بدون تاریخ)

محمد فواد عبد الباقی کے اشاریہ کو اس وقت سب سے زیادہ قبول عام حاصل ہے۔ اس اشاریہ میں آیات کی ترتیب ان میں آئے ہوئے ہر لفظ کے مادہ کے اعتبار سے ہے۔ کسی آیت کی تلاش ہو اور اس کا کوئی لفظ بھی یاد ہو تو اس لفظ کے مادے کے تحت وہ آیت مل جائے گے اور اس کے آگے سورہ اور آیت کے نمبر بھی لکھے ہوں گے۔ جن آیتوں میں بھی اس مادہ سے بنے الفاظ آئے ہوں گے وہ سب آیتیں وہاں مل جائیں گی۔ اس مادہ سے بنے الفاظ جتنی بار استعمال ہوتے ہیں ان کی مجموعی تعداد کو بھی اس لفظ کے تحت درج کر دیا گیا ہے۔ یہ اشاریہ پہلی بار مطبعة دار الكتب المصرية، قاهرہ سے ۱۹۴۵ میں شائع ہوا تھا۔

پہلے یہ اشاریہ بغیر مصحف کے شائع ہوتا تھا اس وجہ سے آیت کے متلاشی کو اشاریہ کے ساتھ مصحف بھی لیکر بیٹھنا پڑتا تھا لیکن اب جو ایڈیشن آرہے ہیں ان میں ساتھ ہی مکمل مصحف بھی شامل اشاعت ہے چنانچہ ایک ہی کتاب سے دونوں مقاصد

بخوبی پورے ہو جاتے ہیں۔

مولف نے کتاب کے شروع میں ایسے بہت سے الفاظ کی فہرست دیدی ہے جن کے مادوں کی تعیین میں جرمن مستشرق فلوجل نے غلطی کی ہے۔

٦۔ معجم آیات القرآن

ترتیب : دکتور حسین نصار

مصطفیٰ البابی الحلبی واولادہ، مصر، ۱۹۵۴

مرتب نے دیباچہ میں اپنے پیش رو الحاج صالح ناظم کے مرتب کردہ اشاریہ دلیل الحیران فی الکشف عن آیات القرآن، کی بعض خامیاں گنانے کے بعد تحریر کیا ہے کہ اس اشاریہ کی تیاری میں ان کے سامنے بطور خاص یہ بات رہی ہے کہ ان خامیوں سے پاک اشاریہ تیار کریں۔ یہ اشاریہ بھی آیات کے اول کلمہ کے حرف تہجی کے اعتبار سے ہے۔ اس میں مرتب نے سورتوں کے نام، آیتوں کے نمبر کے ساتھ ہر آیت کے مکی یا مدنی ہونے کی طرف بھی اشارہ کیا ہے۔ انھوں نے حرف مشدّد کو دو حروف شمار کئے ہیں نہ کہ ایک۔ کتاب مجموعی طور پر "دلیل الحیران" کا چربہ معلوم ہوتی ہے۔

۷۔ معجم الفاظ القرآن الکریم

مجمع اللغۃ العربیۃ، مصر

طبع ثانی، ۱۹۷۰ دو جلد

مجمع اللغة العربية نے ۱۹۴۱ میں قرآن کے الفاظ پر مشتمل ایک اشاریہ کی ترتیب کی تجویز رکھی جو مختلف مراحل سے گذرتی ہوئی ۱۹۵۲ء میں پایہ تکمیل کو پہنچی۔ یہ نہیں معلوم ہو سکا کہ یہ اشاریہ سب سے پہلے کب شائع ہوا۔ اس وقت اس کے چار مختلف نسخے ہمارے سامنے ہیں۔ غالباً اس کا پہلا اڈیشن کئی سالوں کے دوران اشاعت پذیر ہوا۔ اس کا دوسرا حصہ جو جیم سے ذال تک کے حروف پر مشتمل ہے ۱۹۵۹ میں الهيئة العامة لشئون المطابع الاميرية، قاہرہ سے شائع ہوا۔ اس پر کسی مصنف کا نام نہیں ہے۔ اس کا الجزء الرابع ۱۹٦۷۔ میں شائع ہوا جس پر مرتب کی

حیثیت سے استاذ امین خولی کا نام درج ہے۔ یہ جزء شین سے فاء تک کے حروف سے شروع ہونے والے الفاظ پر مشتمل ہے۔ کتاب کے آخر میں ناشر دار الکاتب العربی للطباعة والنشر، القاہرہ کا نام ہے۔ اس کے بعد اس کے دو حصے اور شائع ہوئے، اس طرح پہلا اڈیشن چھ حصوں میں مکمل ہوا، باقی حصے تادم تحریر دستیاب نہیں ہو سکے۔ بعد میں مکمل کتاب دو حصوں میں شائع ہوئی۔ پہلے الهيئة المصرية العامة للتاليف والنشر کی طرف سے ۱۹۷۰ میں جس پر الطبعة الثانية لکھا ہوا ہے۔ پھر اسی ادارہ سے ۱۹۷۳ میں اس کی تیسری اشاعت منظر عام پر آئی۔

۱۹۸۱ میں یہ پوری کتاب مجمع اللغة العربية، جمہوریہ مصر کی جانب سے دار الشروق، قاہرہ نے ایک جلد میں شائع کی۔ اس ایڈیشن کے شروع میں ابراہیم مدکور، رئیس مجمع کا پیش لفظ بھی ہے جس میں انھوں نے اس معجم کی ترتیب وتالیف سے متعلق بعض حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔

اس اشاریہ کی تجویز آنے کے بعد اس کی تیاری اور طریقہ کار کے اصول مجمع اللغة العربية نے تیار کئے اور مختلف امور کی نگرانی کے لئے مجمع کے فاضل ممبران کی کمیٹیاں بنائی گئیں جو اس کے کاموں کا جائزہ لیتی رہیں۔ زیادہ تر کام ارکان کی اجتماعی کوششوں سے انجام پایا۔ یہی وجہ ہے کہ اس پر کسی ایک مرتب کا نام نہیں ہے۔

یہ معجم قرآنی اشاریہ کے ساتھ مستند قرآنی لغت بھی ہے۔ اس میں سب سے پہلے لفظ کی لغوی تشریح کی گئی ہے، اس کے بعد ان آیات کی نشاندہی کی گئی ہے جہاں وہ الفاظ آئے ہیں۔ الفاظ کی ترتیب ان کے مادوں کے حروف ہجا کے مطابق ہے۔ حقوق محفوظہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اسے کئی اور ناشرون نے بھی شائع کیا ہے۔

۸۔ هداية الرحمن لالفاظ وآيات القرآن

محمد صالح البنداق

دار الآفاق الجديدة، بیروت، طبع ثالث، ۱۹۸۱

یہ الفاظ کے مادوں کے حروف تہجی کے مطابق قرآن کا اچھا اشاریہ ہے۔ اس

کے آغاز میں مؤلف نے مختصراً قرآنی اشاریہ کی تاریخ بھی تحریر کی ہے اور کچھ ایسے عناوین بھی ذکر کیئے ہیں جن تک راقم کی دسترس نہیں ہو سکی۔ مرتب نے قرآنی اشاریہ سے متعلق بہت سی مطبوعات سے اپنی واقفیت کا ذکر کیا ہے۔ اور اس کی تیاری میں خاص طور 'المعجم المفهرس لالفاظ القرآن' المرشد إلى آيات القرآن' اور 'فتح الرحمن لطالب آيات القرآن'، سے مدد لی ہے۔ اس کی تیاری میں مرتب نے مجمع اللغة العربية کے مقرر کردہ رہنما خطوط Guidelines کو بھی سامنے رکھا ہے۔ بلکہ بقول مرتب اس کو ان اشاریوں کا ایک جامع مرقع کہنا زیادہ صحیح ہوگا۔

۹۔ معجم آيات القرآن الكريم

مرتب: محمد منیر الدمشقی

دار الجیل، بیروت و مکتبہ التراث الاسلامی، القاہرہ، طبع ثالث، ۱۹۸۴ء

اس کے مرتب دار الطباعة المنيرية کے بانی محمد منیر دمشقی الازہری ہیں۔

اس اشاریہ میں آیات کے پہلے لفظ یا اس سے قریب ترین لفظ کے حروف تہجی کا اعتبار کیا گیا ہے۔ آیات کے نمبر کے علاوہ، پارہ کا نمبر نیز شرح معنی کے لئے علامہ آلوسی کی تفسیر روح المعانی (دار الطباعة المنيرية، ۱۳٤٥ھ) اور تفسیر ابن جریر طبری (المطبعة الاميرية، ۱۳٤۳ھ) کے صفحات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ آغاز میں اصول تفسیر سے متعلق شاہ ولی اللہ دہلوی کا رسالہ الفوز الكبير فی اصول التفسير بھی شامل اشاعت ہے۔ یہ اشاریہ پہلی بار ۱۳۴۶ میں مصنف نے اپنے مطبع المنیریہ سے شائع کیا تھا۔ مرتب نے اس اشاریہ کا نام ''ارشاد الراغبين فی الكشف عن آی القرآن المبين '' رکھا تھا مگر پیش نظر نسخہ میں عام فہم عنوان ''معجم آيات القرآن الكريم '' استعمال کیا گیا ہے۔

۱۰۔ معجم الادوت والضمائر فی القرآن الكريم: تكملة المعجم المفهرس لالفاظ القرآن

مرتبین: اسماعیل احمد عمایرہ و عبدالحمید مصطفیٰ السید

مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، ۱۹۸۶

جیسا کہ نام سے ظاہر ہے یہ اشاریہ محمد فواد عبدالباقی کے اشاریہ کا تکملہ ہے المعجم المفہرس لالفاظ القرآن میں صرف انہی الفاظ کو درج کیا گیا ہے جو کسی مادہ سے مشتق ہیں۔ جامع نے ادوات (Prepositions) مثلاً حروف جر، حروف استثناء، اسماء اشارہ وغیرہ اور ضمائر کو اس میں شامل نہیں کیا ہے الا ماشاء اللہ۔ معجم الادوات والضمائر کے مرتبین نے اس کمی کی تلافی کا بیڑ اٹھایا اور محمد فواد عبدالباقی کے معجم ہی کو اپنے کام کی بنیاد بنا کر اسی نہج پر ادوات وضمائر کا شاریہ تیار کیا۔ اس طرح انھوں نے المعجم المفہرس کی ایک بڑی کمی کو پورا کیا ہے۔ عربی قواعد خاص طور پر قرآنی عربی پڑھانے والے اساتذہ کے لئے یہ دونوں اشاریے نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔

۱۱۔ الترجمان والدلیل لآیات التنزیل

مرتب : المختار احمد محمود الشنقیطی

دار روضۃ الصغیر، الریاض، ۱۹۹۳

مرتب نے اس کتاب میں الراغب الاصفہانی کی کتاب مفردات القرآن کا منہج اپنایا ہے لیکن صرف قرآنی الفاظ کی شرح پر اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ مفردات کے مصادر اور افعال کے ابواب کا بھی اضافہ کیا ہے۔ چونکہ ساتھ ساتھ ان آیات کا بھی ذکر کیا ہے جہاں وہ الفاظ آئے ہیں اس لئے یہ صرف قرآنی الفاظ کی قاموس نہیں ہے بلکہ الفاظ کی تلاش میں بھی معاون ہے۔ اس وجہ سے قرآنی آیات کے اشاریہ کے تحت بھی اس کا ذکر کیا جا سکتا ہے۔ مصنف خود اسے بیک وقت لغت، تفسیر اور قرآنی آیات کا اشاریہ قرار دیتے ہیں (فهو كتاب لغة وتفسير ودليل للآيات القرآنية) کتاب کے عنوان میں بھی یہ اشارہ موجود ہے۔ کتاب بہت پہلے تیار ہوگئی تھی لیکن مصنف کی

وفات کے بہت بعد ان کے بیٹے نے پہلی بار اسے ۱۹۹۳ میں شائع کیا۔

۱۲۔معجم الالفاظ والاعلام القرآنیة۔

مرتب: محمد اسماعیل ابراہیم

دار الفکر العربی، القاہرہ، ۱۹۹۸

مولف نے اپنے مقدمہ میں محمد فواد عبدالباقی کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ لکھتے ہیں کہ اس میں شبہ نہیں کہ المعجم المفھرس لالفاظ القرآن قرآنی الفاظ وآیات کا سب سے جامع ومانع اشاریہ ہے۔ لیکن اُس میں کلمات کی کوئی شرح نہیں ہے۔ محمد اسماعیل ابراہیم نے بقول خود ان دونوں خوبیوں کو جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔ حروف تہجی پر مبنی اس اشاریہ میں مرتب سب سے پہلے آیت میں استعمال ہونے والے لفظ کے مادہ کی لغوی شرح اور اس کے استعمالات دیتے ہیں پھر ان آیتوں کو دیتے ہیں جہاں وہ الفاظ استعمال ہوئے ہیں لیکن ضخامت سے بچنے کے لئے زیادہ سے زیادہ بیس آیات پر اکتفا کرتے ہیں۔ اگر کوئی لفظ اس سے زیادہ آیات میں آیا ہے تو صرف سورہ کا نام اور آیت نمبر پر اکتفا کیا گیا ہے۔ کتاب کے شروع میں ان الفاظ کی فہرست دیدی گئی ہے جن کے مادہ کی تلاش قدرے دشوار ہے۔ الفاظ کی لغوی شرح کی وجہ سے اس اشاریہ سے قرآن کے مطالب کے سمجھنے میں بھی بڑی مدد ملتی ہے۔

۱۳۔ معجم کلمات القرآن الکریم

محمد عدنان سالم ومحمد وہبی سلیمان،

دار الفکر، دمشق، دار الفکر المعاصر، بیروت، ۱۹۹۸

یہ اشاریہ حروف تہجی کے مطابق ہے البتہ اس میں آیات کے حروف ہجا کے بجائے کلمات کے حروف ہجا کا اعتبار کیا گیا ہے۔ چنانچہ وہ تمام آیات ایک جگہ ملیں گی جن میں کوئی ایک کلمہ مشترک ہے خواہ وہ آغاز میں ہو یا درمیان میں یا آیت کے آخر میں۔ پہچان کے لئے اس کلمہ کو نمایاں (Bold) کر دیا گیا ہے۔ اس میں ضمائر، ادوات اور لام تعریف وغیرہ کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا ہے۔ جہاں کسی لفظ میں یکساں

حروف استعمال ہوئے ہوں لیکن حرکات (زیر، زبر، پیش) میں فرق ہے تو اس میں یہی فتحہ، ضمہ کسرہ، اور تنوین کی ترتیب قائم رکھی گئی ہے۔ یہ بھی اچھی کوشش ہے۔

۱۴۔ معجم الفاظ القرآن

مرتب: حسان عبدالمنان

بیت الافکار الدولیۃ۔ الریاض بدون تاریخ (مقدمہ کی تاریخ ۲۰۰۰)

غالباً یہ جدید ترین اشاریہ ہے اور بڑی حد تک سب سے مختلف بھی ہے اگرچہ اس کی ترتیب بھی حروف تہجی پر مبنی ہے مگر مرتب نے اس میں کلمہ کے مادہ کے بجائے اس کے حرف اول کا لحاظ کیا ہے اور نہ صرف کلمات بلکہ ادوات (حروف جر، اسم اشارہ وغیرہ) اور ضمائر کو بھی شامل کیا ہے۔ ظاہر ہے اس میں حد درجہ محنت شاقہ و تلاش بسیار کی ضرورت تھی جس کو کمپیوٹر کے استعمال نے آسان کر دیا۔ لیکن یہ مشینی دماغ إلاّ، ألاَ ألاّ میں فرق نہیں کر سکا چنانچہ اس نے ان کو چھانٹنے اور ترتیب دینے میں بعد والے کلمہ کے حرف اول کا لحاظ کیا ہے جس سے یہ تینوں حروف مخلط ہو گئے ہیں۔ اسی طرح مرتب نے حرف مشدد اور غیر مشدد میں فرق نہیں کیا ہے بلکہ دونوں کو یکساں قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اِتّقیٰ اور أتقیٰ میں کوئی ترتیب باقی نہیں رہی بلکہ ان کے بعد آنے والے کلمہ کے حرف تہجی کے اعتبار سے مقدم و مؤخر درج کئے گئے ہیں۔

اس اشاریہ میں سورتوں اور آیتوں کے نمبر کے ساتھ قرآن کے جس صفحہ پر آیت آئی ہے اس صفحہ کا نمبر بھی دیا گیا ہے اور اس مقصد لئے مصحف المدینہ کا انتخاب کیا گیا ہے۔ مرتب کے مطابق آج شاید ہی کوئی شخص ہے جس کے پاس یہ مصحف موجود نہ ہو۔

اس اشاریہ سے استفادہ کے لئے کسی لفظ کے مادہ نکالنے کی ضرورت باقی نہ رہنے کی وجہ سے خواص کے علاوہ عوام بھی اس اشاریہ کی مدد سے کسی آیت کو آسانی سے تلاش کر سکتے ہیں۔

بعض مآخذ میں قرآنی اشاریوں سے متعلق کچھ اور کتابوں کے نام بھی

نظر سے گزرے جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

۱۔ مفتاح القرآن مرتبہ احمدشاہ ١٩٠٦

۲۔ المرشد إلى آيات القرآن الكريم و كلماته مرتبه محمدفارس بركات، ١٩٦٨

۳۔ الدليل الكامل لآيات القرآن الكريم مرتبه حسين محمدفهمى الشافعى، ١٩٧٤

ان سطروں کے لکھنے تک یہ کتابیں راقم کو دستیاب نہیں ہوسکیں۔ اس لئے ان کے بارے میں تفصیلی معلومات پیش کرنا ممکن نہیں۔

قرآنی آیات کے اشاریوں کی تیاری میں جدت اور تنوع کے ساتھ مسلسل اضافوں سے واضح طور پر یہ بات سامنے آتی ہے علوم القرآن کے میدان میں اشاریوں کی ضرورت اور افادیت کا احساس عام ہے اور گذشتہ چند صدیوں میں اس کی طرف خصوصی توجہ کی گئی۔

اب کمپیوٹر کی ایجاد نے قرآنی آیات کی تلاش کو اور آسان بنادیا ہے۔ حسان عبدالمنان کی کتاب معجم الفاظ القرآن جس کا اوپر تعارف گزر چکا ہے .C.D پر بھی دستیاب ہے اور اب اس کی مدد سے بیک جنبش انگشت کسی بھی آیت تک رسائی ممکن ہے۔ اس کے لئے اب کتاب کی ورق گردانی کی ضرورت بھی باقی نہیں رہی۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مشینی دماغ کے ذریعہ قرآنی اشاریئے کے فن میں مزید کیا جدتیں اور آسانیاں پیدا کی جاسکتی ہیں۔

وفوق كل ذى علم عليم